جلد ۴۵/۱۰ ‖ ۱۱ نبوت ۱۳۳۵ ہش ‖ ۱۱ نومبر ۱۹۵۶ء ‖ نمبر ۲۶۵

161

ربوہ ۱۰ نومبر - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج صبح چند دنوں کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور اقدس نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے ؛

بین الاقوامی فوج کے پہلے دستے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر مصر روانہ ہوجائینگے

یہ دستے ڈنمارک اور ناروے کے افسروں اور جوانوں پر مشتمل ہونگے۔ نیویارک میں مسٹر ہمرشول کا اعلان

نیویارک - ۱۰ نومبر - آج رات اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشول نے اعلان کیا کہ اقوام متحدہ کی پولیس فورس کے پہلے دستے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر مصر روانہ ہوجائیں گے۔ یہ دستے ڈنمارک اور ناروے کے افسروں اور جوانوں پر مشتمل ہوں گے۔ امریکہ انہیں اٹلی تک پہنچائے گا۔ اس کے بعد انہیں سوئٹزرلینڈ کے ہوائی جہازوں میں مصر پہنچانے کا انتظام کیا جائیگا مسٹر ہمرشول نے مزید بتایا کہ ان دستوں کے بعد کینیڈا کولمبیا اور سویڈن کے دستے روانہ ہوں گے۔ اور امید ہے وہ دستے بھی ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر روانہ کر دیئے جائیں گے ؛

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ - جمعرات - جمعہ بمقام مرکز سلسلہ ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہوکر اس کی برکات سے مستفید ہوں ؛ (نظارت اصلاح و ارشاد)

مبلغ گولڈکوسٹ مکرم مولوی عبد القدیر صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۱۰ نومبر - مبلغ گولڈکوسٹ مکرم مولوی عبد القدیر صاحب مغربی افریقہ میں قریباً چار سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل شام جناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر پہنچکر پرجوش نعروں کے درمیان آپ کا استقبال کیا۔ آپ حال ہی میں انگلستان ہوتے ہوئے "کیلیڈونیا" نامی جہاز کے ذریعہ کراچی پہنچے تھے مصر پر برطانیہ اور فرانس کے حملے سے معاً قبل یہ آخری جہاز تھا جو نہر سویز سے گزرا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے۔ اور آپ کو بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

صدر سکندر مرزا کی ایران سے واپسی

کراچی ۱۰ نومبر - صدر سکندر مرزا ایران کا دورہ مکمل کرنے کے بعد آج پونے چار بجے سہ پہر کراچی واپس پہنچ رہے ہیں۔ ماری پور کے ہوائی اڈے پر عوام کو انکے استقبال کی اجازت ہوگی

ہنگری سے روسی فوجیں فوراً اٹھائی جائیں

جنرل اسمبلی نے قرارداد منظور کرلی

نیویارک ۱۰ نومبر - کل رات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ہنگری سے روس کی فوجیں فوراً ہٹا لی جائیں اور جونہی امن و امان قائم ہوجائے وہاں اقوام متحدہ کے زیر انتظام آزادانہ انتخابات کرائے جائیں۔

شام میں روسی ساخت کے جدید ترین جٹ طیارے موجود ہیں

پیرس ۱۰ نومبر - امریکہ اور فرانس نے اس امر کی تصدیق کی ہے۔ کہ شام کے ہوائی اڈوں پر روسی ساخت کے جدید ترین جٹ طیارے موجود ہیں۔ علاوہ ازیں حال ہی میں بہت سے روسی ماہرین بھی شام پہنچے ہیں ؛

نہر سویز چھ ماہ سے پہلے صاف نہیں ہوسکتی

لنڈن ۱۰ نومبر - ایک برطانوی ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ مصریوں نے نہر سویز کو اس بری طرح بند کیا ہے کہ چھ ماہ سے پہلے اسے صاف کرنا ممکن نہیں ہے۔ نہر میں قریباً بیس جہاز ڈوب گئے ہیں۔ بعض ماہرین کا خیال ہے۔ کہ انہیں نکالنے اور نہر کو پوری طرح صاف کرنے میں چھ ماہ سے بھی زیادہ عرصہ لگے گا ؛

صدر سکندر مرزا کو اعزازی ڈگری

تہران ۱۰ نومبر - تہران یونیورسٹی نے کل تیسرے پہر صدر سکندر مرزا کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری پیش کی ؛

مسجد احمدیہ پاڈانگ کا سنگ بنیاد

مسجد کی تکمیل پر اڑھائی لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

پاڈانگ (انڈونیشیا) - مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے ۲۸ اکتوبر ۵۶ء کو مسجد احمدیہ پاڈانگ کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ کے بعد مولوی امام الدین صاحب اور مقامی جماعت کے بعض مخلصین نے بھی باری باری اینٹیں رکھیں۔ اس تقریب پر جماعت احمدیہ پاڈانگ کے سب افراد جن میں بوڑھے نوجوان بچے اور خواتین سب شامل تھے موجود تھے۔ اس موقعہ پر قربانی کی گئی۔ اور اس طرح یہ تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی اس مسجد کی تکمیل پر ۲½ لاکھ روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ (وکالت تبشیر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔
اسسٹنٹ ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۵۶ء

نظام کی کشش

چیمہ صاحب کے قلم باطل رقم سے کبھی کبھی سچی بات بھی نکل جاتی ہے۔ اور خود انہیں پتہ بھی نہیں لگتا۔ چنانچہ اس مضمون میں فرماتے ہیں:۔

"احباب ربوہ کے متعلق ہمارے جذبات سب لوگوں کو معلوم ہیں۔ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ انہیں نہ صرف مسلمان سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایمان کی اعلیٰ صفات سے متصف بھی خیال کرتے ہیں۔ وہ احمدی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود سے انہیں بڑی محبت ہے۔ ہماری جماعت کا اور ان کا اختلاف ہے۔ مگر جماعت کے جمہور میں میاں محمود احمدؐ (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) صاحب کے عقائد نے کبھی غلبہ نہیں پایا۔ محض ایک **نظام کی کشش نے انہیں ان سے منسلک کر رکھا ہے**"۔

چیمہ صاحب "احباب ربوہ" کے متعلق جو باتیں تسلیم کرتے ہیں۔ ان پر غور کیجئے اور پھر "نظام کی کشش" کو نگاہ رکھیئے۔ تو چیمہ صاحب کے اس باطل خیال کی خود بخود تردید ہو جاتی ہے۔ جو آپ نے ظاہر کیا ہے۔ کہ

"جماعت کے جمہور میں میاں محمود احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) صاحب کے عقائد نے کبھی غلبہ نہیں پایا۔"

معلوم نہیں میاں محمود احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) صاحب کے عقائد سے چیمہ صاحب کا کیا مطلب ہے۔ لیکن جب احباب ربوہ میں وہ تمام صفات بھی پائے جاتے ہیں۔ جن سے چیمہ صاحب ان کو متصف پاتے ہیں۔ اور نظام کی کشش بھی موجود ہے۔ تو ایک راستی پسند اور صحیح سوچنے والا انسان تو یہی نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ "احباب ربوہ" کے وہی عقائد ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عقائد ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہی عقائد ہیں۔ جو "احباب ربوہ" میں۔ وہ صفات کم از کم بیالیس سال تک قائم رکھ سکے ہیں۔ جن سے چیمہ صاحب نے انہیں متصف مانا ہے۔ اور انہیں نظام میں داخل کئے رکھا ہے۔ کیا یہ نفسیاتی لحاظ سے ممکن ہے۔ کہ "احباب ربوہ" کے جمہور کے وہی عقائد نہ ہوں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اور ان عقائد نے ان پر کوئی غلبہ نہ پایا ہو۔ اور پھر بھی نظام میں کوئی ایسی طاقتور کشش موجود رہتی۔ کہ بیالیس سال تک "احباب ربوہ" اور بیرونی جماعتوں کے لاکھوں احمدی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ایک اشارہ پر وہ قربانیاں کر سکتے۔ جو وہ کر رہے ہیں۔

سیدھا سا سوال یہ ہے۔ کہ کیا چیمہ صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ بغیر عقائد کی یکسانی کے نظام کی کوئی کشش پیدا ہو سکتی ہے۔ یعنی کیا یہ ممکن ہے۔ کہ افراد نظام اور امیر نظام کے عقائد تو باہم متصادم ہوں۔ اور پھر بھی نظام کی کشش پیدا ہو جائے۔ چیمہ صاحب دنیا میں کسی ایسے نظام کی مثال تو پیش کریں۔ کہ نظام کا امیر اور نظام کے افراد عقائد میں متفق نہ ہوں۔ تو پھر بھی ایک منٹ کے لئے نظام چل سکا ہو۔ اور پھر ایسا نظام جس کے امیر کے پاس کوئی جبر کی طاقت موجود نہ ہو۔ لوگ خوشی بہ خوشی اور پوری رضامندی کے ساتھ نظام میں شامل رہیں۔ یہاں تک کہ جب چند سرکش اور آزاد خیال افراد بغاوت کریں۔ تو نظام کی تمام مشینری ایسے افراد کو باہر پھینکنے کے لئے حرکت میں آ جائے۔ ایسی خلاف فطرت اور سراسر انسانی نفسیات کے منافی بات، تو شاید اس خیالی دنیا میں واقعہ ہو سکتی ہو۔ جس میں چیمہ صاحب بسر کر رہے ہیں۔ ورنہ اس حقائق کی دنیا میں تو ایسی محیر العقول بات واقعہ نہیں ہو سکتی۔

اگر جیسا کہ چیمہ صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ اور جیسا کہ حقیقت ہے۔ جماعت احمدیہ میں نظام کی کشش موجود ہے۔ تو ایک معمولی عقل کا انسان بھی یہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عقائد میں یکسانی اور ہم آہنگی ہے۔ ورنہ نظام ایک منٹ کے لئے نہ ٹھہر سکتا۔ اور ایک منٹ میں اس کے پرخچے اڑ گئے ہوتے۔ اور جماعت احمدیہ کا بھی وہی حال ہوتا۔ جیسا کہ پیغامیوں کا حال ہے۔ کہ ہر ایک اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بنائے بیٹھا ہے۔ اور بجائے اپنا چندہ مشترکہ خزانے میں داخل کرنے کے اپنے طور پر خرچ کرنا زیادہ مناسب سمجھتا ہے۔

چیمہ صاحب غور کریں۔ کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ "پیغامیوں" کے اکثر بزرگ اپنا اپنا چندہ آپ ہی اپنے خیال کے مطابق صرف کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر اعتبار نہیں کرتے۔ اس کی صاف وجہ یہی ہے۔ کہ ان کے عقائد میں سوا انتشارِ عقائد کے کوئی ہم آہنگی نہیں ہے۔ اس لئے ان کے نظام میں نہ تو کوئی نظام ہے۔ اس لئے وہاں کوئی نظام کی کشش موجود نہیں ہے۔ اگر ان کے عقائد میں ہم آہنگی ہوتی، تو ان کا بھی کوئی پُرکشش نظام ہوتا۔ جیسا کہ فطری اصول ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہاں ایک "سمجھوتہ" ہے۔ جو بعض اقتصادی مفادات کی وجہ سے کبھی کبھی نظر آنے لگتا ہے۔ یا محمود دشمنی ہے۔ جو کبھی کبھی انہیں ایک محاذ پر جمع کر دیتی ہے۔ ورنہ اس گاہ بگاہ کے سمجھوتے کے پیچھے یکسانی عقائد کی کوئی ٹھوس حقیقت موجود نہیں ہے۔

خیر چیمہ صاحب ذرا پھر غور فرمائیں۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ اگر وہ صحیح نقطۂ نظر سے غور کریں گے۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت حقہ کی طاقت ہے۔ کہ ان صفات سے متصف احباب ربوہ اور بیرونی جماعتوں کے احباب آپ کے گرد جمع ہو گئے ہوئے ہیں۔ اور بیالیس سال سے جمع ہیں۔ اور روز بروز بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ نظام معرض وجود میں آیا ہے۔ کہ جس کی کشش انہیں گویا ایک روح اور ایک قالب کی صورت میں پیش کر رہی ہے۔ اور وہ عظیم کارنامے سرانجام دے رہے ہیں۔ جو اتنے ظاہر و باہر ہیں۔ کہ کوئی آنکھیں رکھنے والا انسان ان کا انکار نہیں کر سکتا۔

غمِ دل سناؤں تو کیونکر سناؤں

(از مکرم میاں غلام محمدؐ صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی)

مکرم اختر صاحب کی یہ نظم دراصل ہم تمام وابستگان خلافت حقہ کی ترجمانی ہے۔ جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں (ادارہ)

گذرتی ہے جو تیری الفت میں ہمدم وہ تجھ کو بتاؤں تو کیونکر بتاؤں
نہ ملنے کی ہمت نہ کہنے کی طاقت غمِ دل سناؤں تو کیونکر سناؤں

الگ تجھ سے رہ کر کوئی زندگی ہے الگ تجھ سے جینا بھی ہے کوئی جینا
بتا مجھ کو میرے دل و جاں کے آقا! الم یہ اٹھاؤں تو کیونکر اٹھاؤں

ہے جب زندگی ہی محبّت میں جلنا تو پھر اے مِری زندگی کی تمنّا
بھڑک اُٹھے ہیں جو رگ و جاں میں شُعلے، وہ شُعلے بجھاؤں تو کیونکر بجھاؤں

اگر اہلِ دنیا ہیں آوازے کستے تو میری بلا سے نہیں مجھ کو پروا
میں اُن کے لئے اپنی الفت کی دنیا۔ بتا اب لٹاؤں تو کیونکر لٹاؤں

وفورِ ادب سے تری انجمن میں زباں بند ہے اخترِ مضطرب کی
میں تیری عقیدت کا محمودؐ! تجھ کو ترانہ سناؤں تو کیونکر سناؤں

درخواست دعاء

خاکسار انتڑیوں کی تکلیف کی وجہ سے دن بدن زیادہ بیمار اور کمزور ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ چلنا پھرنا بھی دشوار ہے۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ بندہ کی صحت اور عافیت بخیر کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔

(خاکسار شیخ جلال الدین (سابق کنٹونمنٹ ایگزیکٹو افسر) احمدیہ بلڈنگس لاہور

نائیجیریا میں احمدی مبلغین کی کامیاب تبلیغی مساعی سے اسلام کی روز افزوں ترقی

ریڈیو پر خطبہ جمعہ نشر کئے جانے کا انتظام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ کے استعمال پر احتجاج

لٹریچر کی اشاعت اور اس کی مقبولیت۔ اسلامک کانگرس کے نمائندگان کی لیگس میں آمد

احمدیہ مشن نائیجیریا کی سہ ماہی رپورٹ

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مقیم لیگوس - بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

اسلامک کانگرس (جو کہ ایک غیر سیاسی آرگنائزیشن ہے۔ اور جس کا مقصد اسلامی تہذیب کو پھیلانا اور اسلامی تعلیمات سے بیرونی دنیا کو روشناس کرانا ہے) ۱۹۵۳ء میں حج کے موقعہ پر پاکستان سعودی عرب اور مصر کے حکومتی نمائندگان کے ذریعہ معرض وجود میں آئی تھی۔ اس کانگرس کا مرکز مصر میں ہے۔ شاہ سعود اس کے پریذیڈنٹ اور کرنل انوار السادات اس کے جنرل سکرٹری ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا اسلامک کانگرس نے ایک نائیجیرین کو یہاں اپنا نمائندہ مقرر کیا۔ تاکہ وہ کانگرس کی مساعی کی اشاعت کرے۔ بعد، کانگرس نے مناسب خیال کیا کہ اس کا ایک وفد خود نائیجیریا آکر حالات کا مطالعہ کرے۔ اور یہاں کے مسلمانوں سے تعلقات بڑھائے۔

چنانچہ ۲۲ مارچ کو ۲ افراد پر مشتمل کانگرس کا ایک وفد لیگس پہنچا۔ ان میں سے ایک پروفیسر محمود بریلوی صاحب پاکستان کے باشندے تھے۔ اور دوسرے ڈاکٹر حسن محمود صاحب مصر کے رہنے والے تھے۔ اس وفد کے استقبال کے لئے تمام مسلمانان لیگس نے ایک استقبالیہ کمیٹی مقرر کی۔ جس کے ذمہ وفد کے جملہ انتظامات تھے۔ یہ کمیٹی سات افراد پر مشتمل تھی۔ مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ بھی اس کمیٹی کے ممبر تھے۔

استقبالیہ کمیٹی کے پروگرام کے مطابق آنے والے مہمانوں کو سب سے پہلے اوبا (حاکم) سے ملایا۔ جہاں پر کہ اوبا نے انہیں خوش آمدید کہا۔ اسی روز شام کو تمام مسلمانان لیگس کے اکابرین کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے پروفیسر بریلوی صاحب نے بتایا کہ کانگرس کا سیاست یا فرقہ وارانہ تعصبات سے کوئی تعلق نہیں کانگرس کا کام صرف اسلامی کلچر کو پھیلانا۔ اور لوگوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دلانا ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس وقت تین ممالک۔ پاکستان۔ سعودی عرب اور مصر کانگرس کو مالی امداد دے رہے ہیں۔ بیرونی ممالک سے تعلقات بڑھانے کے سلسلہ میں کانگرس نے فیصلہ کیا ہے کہ بعض نائیجیرین طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف دیئے جائیں۔ اور یہ کہ نائیجیریا کے مختلف علاقوں میں کانگرس کی شاخیں قائم کی جائیں جو کہ ساتھ بچوں کی تعلیم کے لئے دینی مدارس بھی کھولے جائیں۔ آپ کے بعد ڈاکٹر محمود حسن صاحب نے بھی ایک مختصر سی تقریر کی۔

۲۴ مارچ کو وفد کے اعزاز میں ایک جلسہ عام کیا گیا جس کی صدارت اوبا نے کی۔ اس موقعہ پر چند اکابرین نے تقاریر کیں۔ جن میں کانگرس کی پیشکش کا شکریہ ادا کیا گیا۔ مکرم نسیم سیفی صاحب نے بھی اس جلسہ میں تقریر کی اور مسلمانوں کے باہم اتحاد پر زور دیا۔ اوبا نے اپنی صدارتی تقریر میں پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک ہمیشہ ہی اسلامی تہذیب اور تمدن کو پھیلانے میں باقی ممالک سے آگے رہا ہے۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ نائیجیریا میں مسلمانوں کی موجودہ ترقی احمدیہ جماعت کی مرہون منت ہے۔ اور احمدیہ مشن میں کام کرنے والے مبلغین بھی پاکستانی ہیں۔

لیگس میں چند روز قیام کرنے کے بعد یہ وفد نائیجیریا کے دیگر علاقوں میں روانہ ہوا ان کی روانگی سے قبل جماعت احمدیہ کی طرف سے انہیں قرآن مجید انگریزی کا ایک نسخہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا

خطبہ جمعہ ریڈیو پر نشر کرنیکا انتظام

یوں تو قریباً ہر ماہ ہمیں لیگ ریڈیو پر تقاریر اور قرآن مجید کی تلاوت کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ لیکن اب براڈ کاسٹنگ والوں نے خطبہ جمعہ کے ریڈیو پر نشر کئے جانے کا بھی انتظام کیا ہے۔ خطبہ جمعہ ہر ماہ لیگس کی چار مساجد سے براڈ کاسٹ کیا جایا کرے گا۔ جن میں احمدیہ سنٹرل مسجد بھی شامل ہے۔ نائیجیریا کے تمام پروگرام 4.8 M/SC ۶۰ میٹر بینڈ پر نشر کئے جاتے ہیں۔ پاکستان اور نائیجیریا کے وقت میں ۴½ گھنٹوں کا فرق ہے۔ ہمارے ہاں جمعہ کی نماز ایک بجکر ۵ منٹ پر شروع ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ پروگرام پاکستان میں پانچ بجکر ۳۵ منٹ پر سنا جا سکتا ہے۔ جو دوست تلاوت قرآن مجید اور تقاریر کا پروگرام سننا چاہتے ہوں۔ وہ ہمارے ہاں سے اس کے متعلق پوری تفصیلات دریافت کر سکتے ہیں۔

شمالی نائیجیریا کا دورہ

خاکسار اڑھائی ماہ کے دورہ پر شمالی نائیجیریا گیا۔ جہاں پر جماعتی تعلیم وتربیت کے علاوہ خاکسار نے بہت سی تعلیمی درسگاہوں کا بھی معائنہ کیا۔ جن میں سے سکول آف Hygiene کانو۔ گورنمنٹ کالج زاریہ۔ سکول آف عربک سٹیڈیز اور اگریکلچر سکول خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سکولوں میں جا کر خاکسار نے طلباء سے خطاب کیا۔ اسلام کی تعلیم سے روشناس کرانے کے علاوہ طلباء کو لٹریچر اور اخبار ٹروتھ کی خریداری کی بھی تحریک کی۔ چنانچہ بہت سے طلباء نے لٹریچر خرید کیا۔ اور ٹروتھ کی خریداری کا وعدہ کیا۔

نوجوان طبقہ کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے کانو میں ایک "احمدیہ مسلم بوائز کلب" کا اجرا کیا گیا۔ جس میں اس وقت تک بہت سے غیر احمدی مسلمان اور عیسائی نوجوان شریک ہو چکے ہیں۔

شمالی نائیجیریا میں واقعہ تمام احمدی جماعتوں کی ایک میٹنگ بلائی گئی جس میں ہوسا زبان (جو کہ اس علاقہ کی زبان ہے) میں لٹریچر شائع کرنے کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ اس طرح اخبار کی تقسیم اور اس کی اشاعت میں توسیع کے متعلق جماعتوں سے مشورہ کیا گیا۔ جماعتوں کے نمائندگان نے فیصلہ کیا کہ سال کے بقیہ حصہ میں ایک ایسا ٹریکٹ شائع کیا جائے۔ جس میں احمدیت سے متعلقہ تمام بڑے بڑے مسائل سوال وجواب کی صورت میں درج ہوں۔ سکول کھولنے کے متعلق بھی تجاویز پیش کی گئیں۔

کمشنر کے خلاف احتجاج

کچھ عرصہ ہوا نائیجیریا کے کمشنر مقیم لنڈن مسٹر ماتھیو نے نائیجیریا میں کیتھولک مذہب کی ترقی کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

"ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ساتویں صدی میں محمد (صلعم) کی ہٹ دھرمی روک نہ بن گئی ہوتی۔ تو عیسائیت نے موجودہ صورت سے کئی گنا زیادہ افریقن لوگوں کو اپنے آغوش میں لے لیا ہوتا۔"

کمشنر صاحب کی تقریر پر احتجاج کرتے ہوئے مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ ویسٹ افریقہ نے گورنر جنرل کے نام ایک خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ

"جہاں تک تقریر عبادت اور مذہبی آزادی کا سوال ہے۔ ہمیں اس کا پورا احترام ہے۔ اور کوئی شخص بھی ایسا نہیں۔ جو اس احترام میں ہم سے سبقت لے سکے۔ مسٹر ماتھیو کو اجازت ہے کہ جو مذہب وہ چاہیں اختیار کریں لیکن یہ یقینی امر ہے کہ انہیں کبھی بھی یہ اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے مذہبی لیڈر کی شان میں اس قدر ہتک آمیز الفاظ استعمال کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس صورت حالات کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد از جلد اس بارہ میں کوئی کارروائی کریں گے۔"

مکرم سیفی صاحب کے اس خط کو یہاں کے دو اخبارات نے بہت جلی سرخیوں سے شائع کیا۔ اس خط کا شائع ہونا تھا کہ مسلمانوں میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ ایک مسلمان پولیٹیکل لیڈر نے کہا کہ مسٹر ماتھیو کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے۔ ورنہ اس کے نتائج بہت ہی خراب نکلیں گے۔

لٹریچر کی اشاعت

حال ہی میں مکرم جناب نسیم سیفی صاحب نے سکول کے طلباء کے لئے دینی تعلیم کی غرض سے ایک کتاب An Outline of Islam لکھی ہے یہ کتاب اسلامک لٹریچر (احمدیہ بک شاپ) کے زیر اہتمام ہالینڈ سے چھپوائی گئی ہے اس میں پنج ارکان اسلام کو سلیس اور عام فہم زبان میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ بفضل خدا یہ کتاب بہت ہی مقبول ہو رہی ہے۔ اور بعض سیکنڈری سکولوں نے اسے بطور نصاب اپنے کورس میں رکھا ہے۔ اس وقت تک اس کے ایک ہزار سے زائد نسخے فروخت ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مصری جرنلسٹ کی مشن ہاؤس میں آمد

مصر کے ایک صحافی مسٹر محمد البعالی جو ان دنوں مشرقی اور مغربی افریقہ کا دورہ کر رہے تھے۔ نائیجیریا آئے۔ آپ لندن میں شہاب اور دیگر بہت سے مصری اخبارات کے نمائندہ خصوصی ہیں۔ آپ کو یہ معلوم کر کے کہ نائیجیریا سے مسلمانوں کا واحد اخبار ٹروتھ باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ بہت خوشی ہوئی۔ مشن ہاؤس آنے پر جب آپ کو قرآن مجید کے مختلف زبانوں کے تراجم جو جماعت احمدیہ کے ذریعے شائع کئے گئے ہیں۔ دکھائے گئے۔ تو آپ کی حیرت کی انتہا نہ رہی آپ نے جماعت احمدیہ کی مساعی کو بہت سراہا۔

ابادان کا دورہ

عرصہ زیر رپورٹ میں برادرم نصیر الدین احمد صاحب ابادان تشریف لے گئے۔ جہاں پر آپ نے سات روز تک قیام کیا پبلک تقاریر کے علاوہ آپ نے وہاں کے بعض سکولوں کا بھی معائنہ کیا۔ اور اخبارات کے ایڈیٹروں سے بھی ملے چنانچہ دو اخبارات نے صفحہ اول پر آپ کی شہر میں آمد کی خبر شائع کی سیکنڈری سکول کے اجراء کے سلسلہ میں آپ ایجوکیشن آفس میں بھی گئے اور وہاں بعض مفید معلومات حاصل کیں۔ اسی طرح ایک مقام ... بھی گئے۔ جہاں پر خاکسار بھی آپ کے ساتھ تھا۔ وہاں کی جماعت نے جناب شیخ صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ ایڈریس بھی پیش کیا۔

لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کو مرکز کے حالات سے آگاہ کرنے کی غرض سے محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب نسیم سیفی صاحب ہر ماہ ایک سرکلر خط تمام جماعتوں کو بھیجتی رہیں۔ سرکلر میں حضرت امیر المومنین کی صحت کے متعلق تازہ اطلاعات کے علاوہ اسلام سے متعلقہ بعض مفید معلومات سوال و جواب کی شکل میں بھی درج کی جاتی ہیں۔ ربوہ میں ہونے والی صنعتی نمائش کے لئے یہاں کی جماعتوں نے صنعت کے بہت سے نمونے مرکز میں بھیجنے کے لئے تیار کئے ہیں۔

استدراک

(بقیہ صفحہ ۵)

بلکہ قضا کے ذریعہ سے اسے یہ فیصلہ حاصل کرنا پڑے گا۔ اور قضا ثبوت مانگے گی۔ صرف خاوند کا بیان اس کے لئے کافی نہیں ہوگا۔ یہ صورت حال کسی کے لئے خواہ کتنی ہی ناخوشگوار کیوں نہ ہو۔ حقوق کی حفاظت کے لئے یہی طریق کار اسلام اور دنیا کی مسلمہ عدالتوں نے تجویز کیا ہے۔ اور ہم اس کی پابندی پر مجبور ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

دو سال قبل کا ایک خواب

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی طرف سے اپنی اولاد میں سے بعض افراد کے متعلق تکلیف کا اظہار

مکرم چوہدری غلام محمد صاحب بی اے سابق ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا۔ (ادارہ)

بخدمت شریف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تقریباً دو سال کا عرصہ ہوا ہے کہ مجھے ایک خواب آئی تھی جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم کی اولاد کے متعلق کوئی ایسی بات تھی۔ جس سے حضرت مولوی صاحبؓ کی روح کو تکلیف تھی۔ اسلئے میں نے عزیزہ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ کی معرفت امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو کہلا بھیجا تھا۔ کہ مجھے یہ خواب آئی ہے۔ مجھے خواب یاد نہیں رہی تھی۔ اس دفعہ میں ربوہ گیا۔ تو عزیزہ غلام فاطمہ نے مجھے یاد دلا دی۔ چونکہ حضرت مولوی صاحب مرحوم کی اولاد میں سے بعض کا ممکن ہے اس فتنہ سے تعلق ہو۔ اسلئے میں نے حضور کو اس خواب سے مطلع کرنا ضروری سمجھا ہے۔ خواب حسب ذیل ہے۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک احمدی جماعت کا امیر ہوں اور اس جماعت میں کوئی فساد ہے۔ جس کے فیصلہ کے لئے مرکز کی طرف سے حضرت مولوی شیر علی رضؓ صاحب تشریف لائے ہیں اور میں چند دوستوں کے ساتھ ان کے استقبال کے لئے گیا ہوں مولوی صاحب ایک بہت اونچے گھوڑے پر سوار ہیں۔ وہ گھوڑا اتنا اونچا ہے کہ میں نے مولوی صاحب سے مصافحہ کے لئے جو ہاتھ کھڑا کیا ہے تو وہ صرف آپ کے پاؤں کو چھو سکا ہے۔ آپ کے پاؤں میں جو جرابیں ہیں وہ پھٹی ہوئی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مولوی صاحب یہ کیا؟ آپ نے افسوس کے لہجہ میں فرمایا کہ مجھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی بہت تکلیف دے رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ کہاں ٹھہریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کی جو کوٹھی بن رہی ہے اس میں ٹھہروں گا۔ پھر آپ آگے چلے گئے۔ اور میں دوسرے دوستوں کے ساتھ آپ کے پیچھے گیا۔ ان دوستوں میں ایک شخص تھا جو کوٹھی کے بنوانے کا انچارج تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ میری کوٹھی کتنی بنی ہے اس نے کہا کہ کوٹھی سب بن گئی ہے صرف صحن ابھی درست کرنیوالا ہے اس صحن کو ہموار کر کے اس کی روشیں بنیں گی اور درخت لگائے جائیں گے جب درخت بڑے ہو جائیں گے تو وہ رہنے کے قابل ہو جائیگی اتنے میں ہم کوٹھی میں پہنچ گئے۔ کوٹھی کے صحن میں ایک طرف دریک کے بڑے بڑے درخت ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ زمین بہت زرخیز ہے میں نے ان دریکوں کے بیج دو سال ہوئے ہیں بوئے تھے اور اب یہ بڑے بڑے درخت بھی ہو گئے ہیں۔ کوٹھی بنوانے والے شخص نے جواب دیا کہ ہاں جی یہ زمین بہت ہی زرخیز ہے۔

اس کے بعد مجھے جاگ آگئی میں نے یہ خواب عزیزہ ڈاکٹر غلام فاطمہ کو سنائی اور اسکو کہا کہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو سنا دے شاید ان کو معلوم ہو کہ وہ کون اشخاص ہیں جن کے افعال مولوی صاحبؓ کی روح کو تنگ کر رہے ہیں۔

(خاکسار غلام محمد سابق ہیڈ ماسٹر - نصرت گرلز ہائی سکول قادیان)

ضروری اعلان برائے زائرین قادیان

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

بہت سے پاکستانی احباب وقتاً فوقتاً قادیان جاتے رہتے ہیں جن کے متعلق نہ تو قبل از وقت دفتر حفاظت مرکز ربوہ کو کوئی علم ہوتا ہے اور نہ ہی قادیان کے احباب کو اس کے متعلق کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ لہذا جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ قادیان کے مخصوص حالات کے ماتحت یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ جو پاکستانی دوست قادیان جانا چاہیں خواہ وہ مرد ہوں یا عورت یا بچہ انہیں اپنے قادیان جانے کی وجہ بیان کر کے قبل از وقت دفتر حفاظت مرکز ربوہ سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگی اور سوائے کسی وقتی مجبوری کے درخواست پر اپنی جگہ کے امیر مقامی یا صدر کی تصدیق بھی درج کرانی ضروری ہوگی اور قادیان جاتے ہوئے دفتر حفاظت مرکز ربوہ کا اجازت نامہ ساتھ لے جانا ضروری ہوگا امید ہے کہ جماعتی مفاد کے ماتحت سب احباب اس ہدایت کی تعمیل فرمائیں گے اور کوئی صاحب اپنے آپ کو اس اعلان سے مستثنیٰ نہیں سمجھیں گے۔ اس ہدایت کی تعمیل اور نگرانی کی غرض سے یہ ہدایت قادیان بھی بھجوائی جا رہی ہے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

استدراک

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کافی عرصہ ہوا۔ "چند سوال اور ان کے جواب" کے عنوان کے ماتحت دارالافتاء کی طرف سے نکاح و طلاق کے احکام سے متعلق چند مضامین الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ اس سلسلہ کو کئی دوستوں نے بہت پسند کیا۔ اور تعریفی خطوط لکھے۔ لیکن چند احباب کی طرف سے ان مضامین کے متعلق بعض جزوی سوال بھی اٹھائے گئے۔ جن کے جوابات افادۂ عام کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ اصل جوابات تحریر کرنے سے پہلے اس امر کی وضاحت ضروری ہے۔ کہ ان اشاعتوں میں دراصل ایک دو دوستوں کے سوال در سوال کے جوابات دیئے گئے۔ ایک دفعہ سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔ اس پر پھر ان کی طرف سے اس ضمن میں مزید سوالات آئے۔ پھر جوابات بھجوائے گئے اس کے بعد اور سوالات ان کی طرف سے تحریر ہوئے۔ پھر ان کے جوابات دیئے گئے۔ اس لئے اس تسلسل کی وجہ سے بعد کے جوابات میں سابقہ جوابات کو مدنظر رکھ کر مناسب حد تک اختصار سے کام لیا گیا۔ چونکہ خطوط میں عموماً سائل کے ذہنی پس منظر کو سامنے رکھ کر جواب دینا پڑتا ہے۔ اس لئے صورت مسئلہ کی وضاحت کے لئے اس سلسلہ کا یکجائی مطالعہ ضروری ہے۔ بہرحال ایک دوست کی طرف سے سوال کیا گیا ہے۔ کہ ۵ مئی ۱۹۵۶ء کے الفضل میں پہلے سوال کا جواب بالکل مبہم ہے۔ سائل نے دریافت کیا ہے۔ کہ اگر عورت کی سراسر زیادتی ہو۔ تو کیا مہر وغیرہ کے حقوق سے اسے محروم کیا جا سکتا ہے۔ اور زیادتی سے کیا مراد ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ عورت کی زیادتی کسے کہتے ہیں۔ یہ ایک عام فہم امر ہے۔ ہر عقلمند شخص اس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ زیادتی کس قدر ہے۔ اور اس کی سزا کیا ہونی چاہیئے۔ بصورت تنازعہ اس کا فیصلہ قضاء ہی کر سکتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جواب سوال کے مطابق نہیں۔ صحیح صورت حال یہ ہے۔ کہ دفتر نے اس سوال کا خلاصہ درست نہیں دیا۔ اور پچھلے کئی سوالوں کا خلاصہ بھی اس کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے تحریر کردہ سوال سے جواب کافی حد تک مختلف نظر آتا ہے۔ سائل کا اصل سوال یہ تھا۔

آپ کے خط ۱۴۸/ڈ مورخہ ۲۱ ۳/۵۶ میں "اگر زیادتی سراسر عورت کی ہو" کی وضاحت درکار ہے۔ عورت کی زیادتی سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ ذرا تفصیل اور مثال سے سمجھا دیں۔"

اس سوال کے جواب میں یہ تحریر کیا گیا۔ کہ عورت کی زیادتی کسے کہتے ہیں۔ یہ ایک عام فہم امر ہے۔ ہر عقلمند اس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ الخ۔ جواب میں اختصار کا یہ انداز اس لئے اختیار کیا گیا۔ کہ پہلے جوابات میں جن میں سے بعض الفضل میں شائع ہو چکے تھے۔ عورت کی زیادتیوں کو مناسب حد تک واضح کر دیا گیا تھا۔ مثلاً ۵ اپریل ۵۶ء کے الفضل میں بیان کردہ زیادتیوں کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) عورت اپنے کسی ممنوع مطالبہ کی بنا پر خاوند کی اطاعت سے انکار کرے۔

(۲) اپنے والدین کے گھر رک جائے۔

(۳) لوگوں کے کہنے میں آکر اپنے خاوند کے پاس جانے سے انکار کرے۔

(۴) خاوند کی مرضی کے بغیر ملازمت اختیار کرے۔

(۵) نہ خاوند کے گھر بسے۔ نہ خلع لے۔ اور اس طرح خاوند کے لئے دوسری شادی کرنے میں روک بنے۔ خاوند کے والدین کی خدمت نہ کرے۔

(۶) خاوند کو اس کے بچے سے ملنے نہ دے۔ اس کی شکل تک نہ دکھائے۔ اور نہ ہی اس سے مانوس ہونے دے۔

(۷) اپنے والدین کی مدد سے اپنے خاوند کو تنگ کرے۔ تا کہ خاوند اسے طلاق دیدے اور اس طرح وہ علیحدہ بھی ہو جائے۔ اور اپنا حق مہر اور دوسرے حقوق بھی حاصل کرلے

اس تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ سوال کا ایک حد تک تفصیلی جواب شائع ہو چکا تھا۔ اور سوال میں صرف تکرار تھی۔

بعض دوستوں نے اس بات کی بھی شکایت کی ہے کہ عورتوں کے حقوق کی جس رنگ میں وضاحت کی گئی ہے۔ وہ مناسب نہیں ہے۔ اس سے عورتوں کی آزادی اور بڑھے گی۔ اور وہ خاوندوں پر زیادتی کرنے میں زیادہ جری ہو جائیں گی۔ چنانچہ ایک دوست لکھتے ہیں۔ کہ:

"ہم نے ایسی عورتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ جو اپنے خاوندوں پر اس قدر زیادتی کرتی ہیں۔ کہ مزدور پیشہ ہوتے ہوئے وہ خود تو چارپائی پر بیٹھی رہتی ہیں۔ ہٹی کٹی صحت مند ہوتے ہوئے بھی۔ اور ان کے خاوند بچارے سارا دن محنت مزدوری کرتے ہیں۔ اور جب شام کو واپس گھر آتے ہیں۔ تو بیوی صاحبہ ڈنڈے لے کر ان کی مرمت کرتی ہیں۔ اور اس قدر مارتی ہیں کہ لہو لہان کر دیتی ہیں۔ علاوہ اس کے بھی کئی برائیاں ان میں پائی جاتی ہیں۔ کیا ایسی عورتوں کو مہر وغیرہ کے حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ یا ان کو بدنی سزا نہیں دی جا سکتی۔ خاوند بچارا کمزور ہو یا شریف الطبع۔ تو کیا قاضی صاحب بھی ایسی عورت کو بید نہیں لگوا سکتے۔"

اسی طرح ایک اور دوست لکھتے ہیں۔

"آپ نے بعض شریف اور باحیا عورتوں کے بارہ میں شرعی احکام بتلائے ہیں۔ جو سابقہ زمانہ میں پائی جاتی تھیں۔ آج کل کی تعلیم یافتہ اور گریجوایٹ قسم کی عورتوں کو سامنے رکھ کر معاشرہ کو بیان بھی تو فرمائیں۔ اب معاملہ بالکل الٹ ہے۔ اب عورت ظالم ہے اور مرد بالکل مظلوم ہوتا ہے۔ آج کل عورتوں کے اندر عموماً مذکورہ خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ اور جیسے عورتیں ظلم کی وجہ سے اسلام سے نفرت پر مجبور ہیں۔ مرد ان لڑکیوں کے ظلم سے احمدیت سے متنفر ہو رہے ہیں۔"

غرض ایسی مندرجہ ذیل زیادتیاں گنوا کر پوچھا گیا ہے کہ کیا اس صورت میں خاوند کو حق ہے۔ کہ وہ اس کا مہر ضبط کرلے۔ اور اس سے شادی کا ہرجانہ بھی وصول کرے۔ زیادتیاں یہ ہیں:

(۱) عورت خاوند کے والدین کی توہین کرتی ہے۔

(۲) خاوند کے گھر میں جس میں اس کے والدین رہتے ہیں۔ رہنے سے انکار کرتی ہے۔

(۳) بدچلن ہے۔ اور حکومتی قانون میں سزا نہ ہونے کی وجہ سے خاوند یا تو اس عورت کی بدچلنی کو صبر سے برداشت کرنے پر مجبور ہے۔ یا پھر گھر بار نیلام کر کے اس عورت کو مہر دے کر طلاق دینے پر۔

(۴) خاوند پر جھوٹے اور گندے الزام لگاتی ہے۔ مثلاً کہتی ہے کہ یہ زانی ہے۔ بدمعاش ہے۔ مرفلاں عورت سے رنگ رلیاں مناتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس شکایت کا جواب یہ ہے۔ کہ شریعت نے جہاں عورت کو حقوق دیئے ہیں۔ وہاں ویسے ہی حقوق مرد کو بھی دیئے ہیں۔ اور دونوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے اس نے واضح قانون بنائے ہیں۔ لیکن کسی کے حق کا بیان حسب موقع و محل ہی ممکن ہے۔ جب سوال عورت کے حقوق کے متعلق ہو۔ تو وہاں جواب بھی سوال کے مطابق ہی ہوگا۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ مرد کا کوئی حق ہی نہیں۔ اور اس کی حیثیت عورت کے لئے بندۂ بے دام کی ہے۔ باقی اگر کوئی عورت زیادتیاں کرتی ہے۔ تو وہ یقیناً مجرم ہے۔ اور مناسب سزا کی مستحق لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ بعض دوست یہ چاہتے ہیں۔ کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ جواب دینے والا ان کے بیان کو سو فی صدی صحیح تسلیم کر کے اور ان کے حسب منشاء خود انہی کو سزا دینے کا حق دیدے۔ اگر وہ کہیں کہ فلاں عورت نے ظلم کیا ہے۔ تو جواب دینے والا کہے ہاں بے شک ظلم کیا ہے۔ پھر جب وہ کہیں ایسی ظالم عورت کو حق مہر نہیں ملنا چاہیئے۔ اور خاوند کو اس کا یہ حق ضبط کر لینا چاہیئے۔ تو جواب ہو آپ نے درست فرمایا۔ خاوند بالکل اس عورت کو حق مہر نہ دے۔ خواہ عورت چیختی ہی رہے۔ کہ اس نے بالکل کوئی ظلم نہیں کیا۔ بلکہ اس کے برعکس خاوند ظالم ہے۔ یہ سائل دراصل ایسے ہی جواب پر مطمئن ہو سکتے ہیں۔ لیکن اصول بہرحال اصول ہے۔ اور جواب میں اسے ہی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ یہ بالکل صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ سوال کرنے والے دوست نے جس عورت کی شکایت کی ہے۔ واقعہ کے لحاظ سے وہ ویسی ہی بدکار ہو۔ اور اسے ان شکایات کے متعلق ذرہ بھر بھی شک نہ ہو۔ لیکن عدالتی فیصلہ کے لئے نہ تو صرف مدعی کا بیان خواہ واقعہ کے لحاظ سے کتنا ہی سچا ہو۔ حجت ہے اور نہ ہی کوئی جج محض اپنے ذاتی علم کی بناء پر کسی فریق کے خلاف کوئی فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ عدالت تو شہادت پر فیصلہ کریگی۔ اور شہادت ہی اس کے لئے علم ہے۔ اور وہی اس کے فیصلہ کی بنیاد ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ایسا ایسا کرتے پایا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر فیصلہ مجھ سے کراؤ گے۔ تو میں ثبوت لوں گا۔ اور اگر قانون کو اپنے ہاتھ میں لوگے، تو پھر قصاص لیا جائیگا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہؐ ایسی حالت میں چار گواہوں کی تلاش میں کون جا سکتا ہے۔ اور انسان کی غیرت کب اسے برداشت کر سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ حکومت بہرحال مجبور ہے۔ کہ قانون کے تقاضا کو پورا کرے۔ گو بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں لعان کا ارشاد فرمایا۔ لیکن اصول آپؐ نے جو فرمایا وہ یہی تھا۔ پس کوئی فریق خواہ کتنا ہی سچا کیوں نہ ہو۔ اگر وہ اپنا معاملہ کسی حکم کے پاس لے جائیگا۔ تو حکم صرف اس کی بات سنکر فیصلہ نہیں دیگا۔ بلکہ وہ لازماً ثبوت کا مطالبہ کرے گا۔ اور وہ اسی وقت فیصلہ دینے کا مجاز ہوگا۔ جبکہ اس کے نزدیک پورا پورا قانونی ثبوت مہیا ہو جائے۔ پس سوال یہاں کسی فریق کے سچا اور مبنی برصداقت ہونے کا نہیں۔ بلکہ ثبوت کے مہیا ہونے یا نہ ہونے کا ہے۔ بعض حقوق کی حفاظت کے لئے شریعت نے عدالت کو اختیارات دیئے ہیں۔ اور کسی ایک فریق کو یہ حق نہیں دیا۔ کہ وہ خود بخود فریق ثانی کی مرضی کے خلاف اس کے حقوق ضبط کرلے۔ پس جب بھی سوال ہوگا۔ کہ کوئی عورت بدچلن ہے۔ خاوند کی نافرمان ہے۔ اس لئے وہ مہر کی حقدار نہیں۔ تو خاوند کو خود بخود اس کا فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہوگا۔

(باقی صفحہ ۸ کالم ۳ پر)

موصی احباب کی خدمت میں

گذشتہ دو تین ماہ کے عرصہ میں مجھے یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا کہ حصہ آمد کے بعض موصی اصحاب کو دفتر بہشتی مقبرہ کے خلاف مختلف قسم کی شکایات ہیں۔ تحقیقات کرنے پر ان شکایات میں سے بعض کو درست بھی پایا گیا ہے اور بعض غلط بھی ثابت ہوئیں۔ بعض معمولی قسم کی شکایات تھیں جن کا اثر موصی احباب کے حقوق یا حسابات پر نہیں پڑتا تھا۔ لیکن بعض ایسی اہم بھی تھیں کہ جو ان کے حسابات کی ابتری پر دلالت کرتی تھیں اور ان کی طرف سے اغماض اور بے اعتنائی کرنا بجائے خود زیادہ سخت شکایات کا موجب ہو کر قابل گرفت ہو سکتا تھا۔ ایسی شکایات کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا روزانہ ایک دو چار خطوط ایسے آجاتے ہیں جو اس قسم کی شکایات پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس سے میں نے یہ سمجھا ہے کہ اگرچہ بعض حضرات نے اپنی شکایات لکھ دی ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ ان کے علاوہ بعض اصحاب اپنی شکایات کا اظہار کرنا اپنی عادت اور طبیعت کے خلاف سمجھ کر خاموش ہوں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کی خدمت میں بھی درخواست کی جاتی ہے کہ اگر ان کو بھی دفتر بہشتی مقبرہ کے خلاف کوئی شکایت ہو تو مہربانی فرما کر وہ مختصر طور پر مگر معین صورت میں مجھے مطلع فرمائیں کہ ان کو کیا شکایت ہے تاکہ حتی الامکان ان کی تلافی اور ازالہ کی کوشش کی جائے اور اگر یہ میرے بس کی بات نہ ہو تو افسران بالا سے استمداد کی درخواست کروں۔

شکایت اگر درست اور صحیح ہو تو خواہ کسی ہو یا بڑی۔ چھوٹی ہو یا بڑی۔ اہم ہو یا غیر اہم۔ حسابات کے متعلق ہو یا انتظامی امور سے اس کا واسطہ ہو بہرحال وہ قابل توجہ اور لائق اصلاح ہے۔ اس لئے ہر قسم کی درست اور جائز شکایت لکھ کر بھیجی جا سکتی ہے۔ لیکن میری مراد اس وقت خصوصیت سے ایسی شکایات کے بارے میں ہے جو موصی احباب کو اپنے چندوں کے حسابات کے بارے میں ہوں یعنی مثلاً

(۱) جتنا بجٹ انہوں نے اپنی کسی گذشتہ سال کی آمدنی کا دفتر کو لکھا تھا دفتر نے از خود اس میں بے جا تصرف کر کے زیادہ یا کم بجٹ لکھ لیا ہو اور اس کے نتیجہ میں ان کے ذمہ غلط بقایا یا ان کا غلط فاضل نکالا گیا ہو۔

(۲) یا کسی حسابی غلطی سے سہواً ایسا ہو گیا۔

(۳) یا کوئی رقم انہوں نے اپنے چندہ وصیت کے حساب میں ادا کی ہو اور وہ ان کے حسابی کارڈ میں (جو موصی احباب کی خدمت میں سالانہ بھیجا جاتا ہے) درج نہ ہو ایسی شکایت کی صورت میں شکایت کنندہ احباب کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی تحریر فرمائیں جس کے ماتحت رقم انہوں نے خود یا مقامی سیکرٹری مال کے ذریعہ سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرائی ہو۔

(۴) یا یہ کہ انہیں سالانہ حسابی کارڈ ہی دفتر سے نہ پہنچا ہو۔ اور اس وجہ سے انہیں اپنے حساب کی کیفیت سے آگاہی نہ ہو لیکن اس بات کو مدنظر رکھ لیں کہ آیا خود انہوں نے اپنا "اصل آمد فارم" پُر کر کے دفتر کو بھیج دیا ہوا ہے۔ کیونکہ اس فارم کے پُر ہو کر آنے کے بعد ہی سالانہ حسابی کارڈ تیار کر کے بھیجا جاتا ہے اس سے پہلے کسی صورت میں نہیں بھیجا جا سکتا۔

(۵) یا یہ کہ کوئی ایسی رقم ان کے حساب میں درج ہو گئی ہو جو درحقیقت انہوں نے ادا نہیں کی بلکہ ان کے ہمنام کسی اور موصی کی رقم غلطی سے ان کے کھاتہ میں درج ہو گئی ہو۔ کیونکہ وصیت نمبر معلوم نہ ہونے کی صورت میں کبھی بعض اوقات ایسی غلطی ہو جاتی ہے

(٦) یا یہ کہ ان کی ادا کردہ رقم بجائے حصہ آمد کے کھاتہ میں درج ہونے کے ان کے حصہ جائداد میں درج ہو گئی ہو۔

(۷) یا حصہ جائداد کی رقم حصہ آمد میں شمار ہو گئی ہو۔ یا ایسی ہی کوئی اور غلطی ہو جس کی زد ان کے حسابات پر پڑتی ہو۔

جو احباب اس قسم کی شکایات بھیجیں ان کی خدمت میں بصرورت گذارش ہے کہ وہ اپنا نام۔ وصیت نمبر۔ ولدیت اور خط و کتابت کا پتہ ضرور تحریر فرمائیں ورنہ بصورت عدم تعمیل یا عدم جواب دفتر کو معذور خیال فرمائیں۔

بالآخر امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ چونکہ ہر ایک موصی اخبار الفضل کا خریدار نہیں ہے اور بعض موصی احباب خواندہ بھی نہیں ہیں اس لئے وہ اس اعلان کے مضمون سے اپنی جماعت کے ہر موصی دوست اور موصیہ عورت کو واضح طور پر اطلاع دیئے جانے کا مناسب انتظام فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور اس طرح تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

زمیندار احباب کے لئے نادر موقع

گورنمنٹ عالیہ مغربی پاکستان نے اپنے ملک میں "زیادہ اناج پیدا کرو" کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے اخبارات میں بعض مراعات کا اعلان کیا ہے جو احباب کی راہنمائی اور سہولت کے لئے پیش خدمت ہیں۔ کہ احمدی احباب ان مراعات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

زیادہ اناج پیدا کرو کے منصوبہ کے تحت حکومت مغربی پاکستان نے ان کاشت کاروں کو آبیانہ اور معاملہ میں رعایت دینے کا فیصلہ کیا ہے جو معمول سے زیادہ رقبہ زیر کاشت لائیں گے۔ اس بات کا اعلان حکومت مغربی پاکستان کے وزیر زراعت دولتانہ نے ۳۱ر اکتوبر کو ایک پریس کانفرنس میں کیا جو لاہور میں اس غرض کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ آپ نے کہا کہ حکومت نے طویل المدت اور قلیل المدت منصوبوں کے لئے چار کروڑ روپے کی منظوری دی ہے تاکہ اناج کی پیداوار کو بڑھایا جا سکے۔ آپ نے ذکر کیا کہ اس سلسلہ میں مرکز کی فوری منظوری حاصل کر لی گئی ہے اور مرکز اور صوبہ کو ان منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لئے ایک دوسرے کا پورا پورا تعاون حاصل ہے۔ آنریبل پیرزادہ عبدالستار نے کہا کہ تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ تمام ضلعی افسران کی عموماً اور محکمہ جات مال زراعت آبپاشی خوراک اور دیہی امداد کے افسران کی خصوصاً میٹنگ بلائیں جن میں اس سکیم کو کامیاب بنانے کی تدابیر زیر غور لائی جائیں۔ اس بارہ میں اضلاع کے بااثر زمینداروں کا تعاون بھی حاصل کیا جائے۔ اس سکیم کے تحت ان کاشتکاروں کو جو صرف اناج پیدا کرنے والی فصلیں کاشت کرنے کا یقین دلائیں گے حکومت ایسی زمین مفت پٹہ پر دے گی جو پہلے کبھی ٹھیکہ پر نہیں دی گئی تھی۔ ہر کاشت کار کو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین مل سکے گی۔ بنجر کی زمین کی صورت میں ایک سال تک کے لئے اور بارانی زمین کی صورت میں دو سال تک کسی قسم کا زرِ لگان نہیں لیا جائے گا۔ نہ نقد نہ جنس کی صورت میں۔ اگر کوئی پٹہ دار یا کاشت کار آئندہ ربیع میں زمین کاشت نہیں کرے گا تو اس کی زمین ضبط کر لی جائے گی۔

اس کے علاوہ اگر کوئی زمیندار اپنی زمین پر گذشتہ سال کی نسبت غلہ اگانے والی فصلیں زیادہ کاشت کرے گا تو اسے زائد کاشت کردہ رقبہ سے آبیانہ اور معاملہ اراضی میں ۲۵ فی صدی رعایت دی جائے گی۔ اگر کوئی زمیندار خود ملکیتی یا گورنمنٹ سے حاصل کردہ ایسی زمین پر اناج پیدا کرنے والی فصلیں کاشت کرے گا جس پر گذشتہ تین سال سے کوئی فصل کاشت نہ کی گئی ہو تو اس کاشت کردہ فصل کا دو سال تک کوئی لگان نہیں لیا جائے گا۔ البتہ اگر ایسی زمین کو نہر کا پانی مہیا کیا جائے تو دو روپے فی ایکڑ کے حساب سے برائے نام آبیانہ وصول کیا جائے گا۔

محکمہ نہر نے بعض نہروں کے پانی کی مدت کو بڑھانے کے لئے احکامات بھی جاری کر دیئے ہیں۔ تاکہ ربیع کی فصل میں اضافہ کیا جا سکے

ان رقوم کے علاوہ جن کی گنجائش بجٹ میں رکھی گئی ہے ۳۰ لاکھ روپے کی رقم کنوؤں اور ٹیوب ویلوں کے لگانے یا ان کو بہتر بنانے کے لئے بطور تقاوی تقسیم کر دینے کی منظوری دی گئی ہے۔

حکومت نے محکمہ زراعت اور تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ۱۳۰ ٹریکٹر اس غرض کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں کہ زیادہ اناج پیدا کرنے کی سکیم میں مدد دے سکیں۔ اگرچہ ٹریکٹروں کے اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن حکومت زمینداروں کو ٹریکٹر نہایت قلیل اجرت پر مہیا کرے گی۔ جو تین روپے۔ پانچ روپے فی ایکڑ کام کی نوعیت کے مطابق ہو گی۔

ان رعایتوں کے علاوہ حکومت نے کاشتکاروں کو چالیس ہزار ٹن مصنوعی کھاد اصلی لاگت کے ۵۸ فی صدی داموں پر مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے مصنوعی کھاد کی تقسیم کا کام دسمبر کے آخر تک مکمل کر دیا جائے گا۔ ۲۳ ہزار ٹن کھاد گورنمنٹ کے سٹاک میں موجود ہے۔ اور ۱۷ ہزار ٹن عنقریب آنے والی ہے۔

وزیر زراعت نے مزید بتایا کہ برقی کنوئیں لگانے کا منصوبہ بھی تیار کر لیا گیا ہے۔ جس پر پچیس لاکھ روپے خرچ کا اندازہ ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ ۱۹ لاکھ روپے فصلوں کو بیماریوں سے محفوظ کرنے کے لئے خرچ کرے گی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ گورنمنٹ جو تخم

مصباح کا عیسائیت نمبر

قارئین مصباح کی خدمت میں خدا کے فضل و رحم کے ساتھ ماہ نومبر میں "مصباح کا عیسائیت نمبر" پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ نمبر عیسائیت کے متعلق ٹھوس مضامین کا مجموعہ ہے جو ہر مسلمان کے لئے عیسائیت کی تعلیم سے بخوبی واقف ہونے کے لئے بہترین خزانہ ہے۔ یہ نمبر ماہ اکتوبر اور نومبر کا ہے اس لئے اس کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ خریداران مصباح کے علاوہ احمدی بزرگوں اور بھائیوں اور بہنوں کے لئے بھی اس کا پڑھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ بلکہ یہ تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کی اشاعت میں حصہ لے کر ثواب کے مستحق ٹھہریں۔

مدیرہ مصباح ربوہ (ضلع جھنگ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نومبر ۱۹۵۶ء سے شروع ہو چکا ہے۔ مجلس خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اپنی عمر کے بیسویں سال میں داخل ہو گئی ہے۔ یہ عرصہ کسی تنظیم کے مکمل ہونے کے لئے بہت کافی ہے۔ یہ درست ہے کہ ہر سال وہ خدام جو تربیت یافتہ ہوتے ہیں یا تو باہر چلے جاتے ہیں یا پھر انصار اللہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور خدام الاحمدیہ کو نئے آدمی تیار کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ہمارے لئے فخر کا باعث ہے کہ خدام الاحمدیہ کے تربیت یافتہ افراد جماعت کے سپرد جماعت کے اہم کام کئے جاتے ہیں۔

پس ہمیں اپنی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ خصوصاً دیہاتی مجالس کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ مرکز کو دیہاتی مجالس سے ایک شکایت ہے کہ وہ نہ تو ہر سال اپنے قائدین کا انتخاب کراتی ہیں نہ ہی اپنی رپورٹیں بھجواتی ہیں۔ نئے سال کے لئے آپ سب کو میرا یہی پیغام ہے کہ اس سال میں آپ زیادہ سے زیادہ اپنے اراکین کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اور مرکز سے اپنا رابطہ مضبوط کر لیں۔ جب تک آپ مرکز سے اپنا تعلق مضبوطی سے قائم نہیں کریں گے۔ اس وقت تک یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا ہے۔

دیکھئے! ہر وہ شاخ جس کا تعلق اپنی جڑ کے ساتھ رہتا ہے۔ اپنے آپ کو سرسبز و شاداب رکھ سکتی اور ترقی کر سکتی ہے۔ لیکن اپنی جڑ سے وہ اپنا تعلق منقطع کر کے اگر یہ خیال کرے کہ وہ سرسبز رہ سکتی ہے۔ تو یہ ناممکن ہے۔ وہ سوائے ایندھن بننے کے اور کسی کام نہیں آ سکتی۔ پس آپ کا فرض ہے کہ مرکز سے اپنا تعلق مضبوط کریں۔ مرکزی خط و کتابت کی بروقت تعمیل کریں۔ اور اپنی ساعی کی رپورٹیں بروقت پورے اعداد و شمار کے ساتھ بھجوائیں

اگر آپ کے کام میں اس وقت کوئی خاص ترقی نہ ہوئی ہو۔ تو اس کی فکر کریں۔ اپنے آپ کو دوسروں کی مشکلات میں اپنے عمل سے ان کا شریک بنائیں۔ معذوروں اور بے کسوں کی مدد کے لئے اپنے اوقات وقف کریں۔ دوسروں کی مصیبت کو اپنی مصیبت خیال کر کے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو صحیح رنگ میں سلسلہ کا خادم بنائے۔ اور ان لائنوں پر چلکر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن پر چلنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں تاکید فرماتے رہتے ہیں تا ہم حضور کی خوشنودی حاصل کر کے اپنے خدا کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ کہ یہی ہماری اصل مراد یہی ہمارے کاموں کا اصل بدلہ ہے

خاکسار مرزا منور احمد نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

گندم تقسیم کر رہی ہے۔ اس کا اندازہ بھی ۴۲ لاکھ ٹن ہے۔ جس میں سے چار لاکھ ٹن تخم گورنمنٹ کے زراعتی فارموں سے اور ۳۰ لاکھ ٹن گورنمنٹ کے حاصل کردہ ذخیرہ گندم سے مہیا کیا جا رہا ہے۔

یہ مراعات اس لئے دی جا رہی ہیں۔ کہ زرمبادلہ دینے والی فصلوں کی کاشت کو بند کر کے اناج پیدا کرنے والی فصلوں کی کاشت کو بڑھانے سے اگر کسی نقصان کا احتمال ہو تو اسے دور کیا جا سکے۔ ...

کہا کہ صوبہ کے ہر حصہ میں کافی سرکاری زمین کاشت کے لئے پڑی ہے۔ اکیلے لوئر سندھ بیراج پر ہی چھ سے آٹھ لاکھ ایکڑ تک ایسی زمین مل سکتی ہے

یہ منصوبہ فی الحال دو سال کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے بعد سال بہ سال منظوری دی جایا کرے گی۔

از محمد اسعد اللہ سیال بی۔ ایس۔ سی
انسپکٹر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اعانت الفضل

جماعت احمدیہ چک ۹۶ مربع تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کے مندرجہ ذیل احباب نے مبلغ پانچ پانچ روپے اس غرض کے لئے عطا کئے ہیں کہ ان کی طرف سے بطور صدقہ جاریہ ایک ایک غیر متمول شخص کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا (۲) حکیم روشن دین صاحب (۳) ڈاکٹر عبدالکریم صاحب (۴) مہر عبدالکریم صاحب۔ خدا تعالیٰ ان احباب کی نیکی کو قبول فرمائے اور ان کے جان و مال میں برکت ڈالے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے گاؤں کے لوگ سلسلہ احمدیہ کے شدید مخالف ہیں احباب کرام اور درویشان قادیان دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہدایت فرمائے اور ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے

سردار خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موہلنکی براستہ اکال گڑھ۔ گوجرانوالہ

(۲) بندہ کی صحت عرصہ سے گرتی چلی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا کرے۔ سید امتیاز احمد ظفر ابحالوس محلہ اکال گڑھ

(۳) میری لڑکی ایک ماہ سے بیمار ہے نیز میرے کانوں میں ایک ماہ سے تکلیف ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ مستری غلام ربلوے اسٹیشن جنڈ

(۴) میری ہمشیرہ صاحبہ نے سرگنگا رام ہسپتال میں آنکھوں کا اپریشن کروایا ہے کچھ نقص باقی رہ گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ایم قریشی سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ

ضلع گوجرانوالہ کی تمام جماعتیں

ضلع گوجرانوالہ کی تمام جماعتیں جلد سے جلد اپنے انتخابات کر کے مرکز کو اطلاع دیں۔ اس انتخاب کی ایک نقل مجھے بھی بھیجی جاوے۔ کافی وقت گذر گیا ہے اب انتخاب کرنے میں دیر نہ کی جائے تاکہ اصلاعی انتخاب جلد سے جلد کیا جا سکے۔ جن جماعتوں کا انتخاب باقی ہے وہ اسے جلد کر کے مرکز اور ضلع کو آگاہ کریں اور جنہوں نے ابھی تک مجھے انتخاب کی نقل نہیں بھیجی وہ بھی جلد بھیج کر مشکور فرمائیں۔

(پیر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر ضلع گوجرانوالہ)

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودہا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودہا	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵¾	۱۰½	۱۵¾							
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¾							

نوٹ:۔ لاہور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودہا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل مینیجر)

تصحیح

"مسجد جرمنی اور تا قیامت دعا حاصل کرنیکا ذریعہ" کے زیر عنوان الفضل مجریہ ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء صفحہ ۶ کالم ۲ میں جو فہرست چندہ دہندگان کی شائع ہوئی ہے اس میں نمبر ۸۵ کی بجائے مفصلہ ذیل تصحیح ڈالی جائے (۸۵) ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور ۱۵۰/۰/۰ روپے (85-A) مکرمہ زینب بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اہلیہ ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور ۱۵۰-۰-۰ روپے

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

نہر سویز کی مرمت سے پہلے تمام غیر ملکی فوجوں کو مصر سے جانا پڑیگا

جامعہ ازہر میں ایک بڑے اجتماع سے صدر ناصر کا خطاب

لندن ۱۰ نومبر۔ صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ جب تک سرزمین مصر پر ایک غیر ملکی فوجی بھی موجود ہے مصر نہر سویز کو صاف کرنے یا اس کی مرمت وغیرہ کی اجازت نہیں دے گا۔ آپ نے کہا۔ پورٹ سعید میں ہتھیار نہیں ڈالے گئے بلکہ سارے مصر کو بچانے کے لئے ہم نے پورٹ سعید کی قربانی دی ہے۔

صدر ناصر نے کل نماز جمعہ کے بعد مصر کی مشہور اسلامی یونیورسٹی "جامعہ الازہر" میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ اسرائیل نے برطانیہ اور فرانس کی سازش سے مصر پر حملہ کیا۔

آپ نے کہا "ہم ایک بار فریب کھا چکے ہیں ہم اس امر کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے کہ دوسری بار پھر ہم سے اچانک فریب کیا جائے ہم ہشیار ہیں۔ مصر امن چاہتا ہے۔ لیکن ہم ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔

صدر ناصر نے برطانیہ فرانس اور اسرائیل پر ایسی فضا پیدا کرنے کا الزام عائد کیا۔ جو ایک ایسی جنگ کے لئے سازگار تھی۔ جس کا نتیجہ نبی نوع انسان کی تباہی کی صورت میں ظاہر ہوتا۔

آپ نے کہا "مصر ایک آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتا ہے"۔

صدر ناصر نے جزیرہ نما سینائی میں اسرائیلیوں کے خلاف جنگ اور مصری فورسز کو تباہ کرنے کے لئے برطانیہ و فرانس کی فوجی کارروائی کی تفاصیل بھی بیان کیں۔ آپ نے کہا شاہ سعود اردن کے شاہ حسین اور شام کے صدر القوتلی کی پیشکش نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عرب آج ایک قوم ہیں۔ اور عرب قومیت نے جارحیت کے خلاف ہر جگہ ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔

آپ نے کہا "گذشتہ عرصہ کے حالات کے بعد عرب ایک نئے اتحاد۔ عزم اور قوت سے اٹھے ہیں" صدر ناصر نے اس بات پر خاص زور دیا۔ کہ انگلو فرانسیسی و اسرائیلی حملہ سے پیشتر نہر سویز میں بڑے موثر طور پر جہازرانی ہو رہی تھی۔

صدر ناصر نے کہا "کل صدر آئزن ہاور نے اسرائیل کو خبردار کیا تھا۔ اور آج اسرائیل صحرائے سینائی سے اپنی فوجیں ہٹانے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اسی قسم کا ایک انتباہ مارشل بلگانن نے بھی دیا تھا"۔

مصر کے خلاف جارحانہ کارروائی انسانیت اور اقوام متحدہ کے نام پر انتہائی بدنما داغ ہے

تعلیم الاسلام کالج یونین کی طرف سے برطانیہ فرانس اور اسرائیل کے جارحانہ حملہ کی شدید مذمت

ربوہ ۸ نومبر۔ آج تعلیم الاسلام کالج یونین کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مقررین نے برطانوی۔ فرانسیسی اور اسرائیلی جارحیت کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی فوجیں فوراً مصر سے بلا لیں۔ کیونکہ ان کی مصر کے خلاف جارحانہ کارروائی انسانیت اور اقوام متحدہ کے نام پر بدترین داغ ہے۔

انہوں نے اسلامی ملکوں اور اصول پرست مملکتوں سے مطالبہ کیا کہ وہ ہر رنگ میں مصر کی امداد کریں۔ تا کہ سامراج کا آفتاب حیات موت کے افق میں روپوش ہو جائے اور پھر دنیا امن و چین کی فضا میں سانس لے سکے۔ نوآبادیاتی طاقتوں کی شرمناک یلغار کے خلاف غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مقررین نے مسئلہ سویز سے متعلق دوسرے حقائق بھی بیان کئے۔ ان حضرات نے مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر کیں۔

سویز کا تاریخی پس منظر۔ مبارک احمد راجوری
سویز کو قومیانے کے اقتصادی اثرات۔ محمد اسلم شاد
مسئلہ سویز کا سیاسی پہلو۔ مرزا حنیف احمد صاحب
مسئلہ سویز اور اسرائیل۔ اسلم سجاد
موجودہ صورت حال اور پاکستان۔ محمد زبیر پواری

بعد ازاں صاحب صدر کی درخواست پر کالج یونین کے صدر محترم منیر احمد خاں صاحب نے بھی طلباء کو اس مسئلہ کی جزئیات سے آگاہ کرتے ہوئے موجودہ صورت حال کی نزاکت اور قومی فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں اس مجلس کے صدر عطاء الکریم صاحب (وائس پریذیڈنٹ کالج یونین) نے اپنی تقریر میں اس جارحانہ حملہ کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ بڑی طاقتوں کے سامراجی عزائم کی نظریاتی و عملی مذمت کریں تاکہ دنیا سے فساد کی بنیاد ختم ہو جائے اور ہمارے مصری بھائی کامیابی و کامرانی کے ساتھ آزمائش کے اس دور سے سرخرو ہو کر نکل سکیں۔

دمشق ۱۰ نومبر۔ سینائی میں اسرائیلی فوجوں کی کمان کی ایک طیارہ گذشتہ روز شام کی فضائی حدود میں پرواز کر رہا تھا کہ اس پر طیارہ شکن توپوں سے حملہ کیا گیا طیارے کو آگ لگ گئی اور یہ اردن کے علاقہ میں جا گرا۔ ادھر اسرائیلی فوج کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ جو طیارہ اسرائیلی کمانڈر کو صحرائے سینائی سے واپس لا رہا تھا وہ ابھی تک اڈے نہیں پہنچا۔ موجودہ حالات کے پیش نظر یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اسرائیلی کمانڈر طیارے کے حادثہ میں ہلاک ہو گیا ہے۔

سگریٹ نوشی اور سرطان

لنڈن ۱۰ نومبر برطانیہ کی میڈیکل کونسل نے چار سال کی تحقیقات کے بعد سگریٹ نوشی اور سرطان کے تعلق کے بارے میں اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے یہ رپورٹ چالیس ہزار ڈاکٹروں کے تاثرات پر مشتمل ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ سگریٹ نہ پینے والوں میں سرطان سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد نسبتاً کم ہے اس کے مقابلہ میں روزانہ ۲۰ سے ۲۵ سگریٹ پینے والوں میں سرطان سے ہلاک ہونے والوں کا تناسب ۲۰ گنا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ سگریٹ نوشی پھیپھڑے کے سرطان کا موجب بن سکتی ہے۔

اسرائیلی کمانڈر ہلاک

عمان ۱۰ نومبر۔ حکومت اردن کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیلی طیارے کے تباہ شدہ ملبے سے دو اسرائیلی شناختی کارڈ برآمد ہوئے ہیں ان میں سے ایک کارڈ اسی اسرائیلی کمانڈر کا ہے جس نے صحرائے سینا میں